417

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

خطبہ نمبر

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸؏

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۳۵

فہرست مضامین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت بجلی کی طرح دُنیا کے تمام اکناف کو منور کر دیگی

"اے حق کے بھوکو اور پیاسو۔ سُن لو کہ یہ وُہ دن ہیں۔ جن کا ابتدا سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کریگا۔ اور جس طرح تم دیکھتے ہو۔ کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے۔ تو دُور دُور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے۔ تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہو گا۔ کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ مسیح کی منادی بجلی کی طرح دُنیا میں پھر جائے گی۔ یا بلند مینار کے چراغ کی طرح دُنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی۔ زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے۔ اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا۔ تا وہ بات پوری ہو۔ کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کی طرح ہر ایک کنارہ کو روشن کرے گی"۔

(رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج صبح پیچش۔ اور درد شکم کی شکایت تھی۔ باوجود اس کے حضور مہمات دینیہ کی سر انجام دہی میں مصروف رہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ لائل پور اور ڈسکہ کی احمدی جماعتوں کے سالانہ جلسوں میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۸۔ اپریل مرزا مغل بیگ صاحب مالک نسیم میڈیکل ہال کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شرکت فرمائی۔ اور بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے احباب آج سے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ حیدرآباد دکن۔ اور یو۔ پی کے کئی ایک اصحاب پہنچ بھی چکے ہیں۔

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

تیسرا روزہ ۱۳ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت احمدیہ کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان مہیا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر ۳۰ مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ دوسرا روزہ ۶ اپریل کو ہوا۔ اب تیسرا روزہ ۱۳ اپریل کو ہوگا۔ اس لئے اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور غیر جماعتی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار ہو کہ اس کا روزہ نہ رکھ سکے۔ تو جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ بعد میں اس کے ... ہیں ... مہینے ... روزے رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کریں گے۔

ایک غلط فہمی کی اصلاح

اخبار فاروق مورخہ ۷ اپریل کے صفحہ ۱۲ پر جو تقریر شائع کی گئی ہے۔ اس میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ ... گیا۔ کہ ان گواہوں کو طلب کر کے مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اپنی گواہی کے متعلق یہ بیان دیں۔ کہ ان کو خلیفہ صاحب قادیان نے اپنی کوٹھی پر بلا کر پچاس پچاس روپیہ بطور رشوت دیئے۔ کہ وہ اپنی پہلی گواہی کے خلاف جو پولیس میں لکھی گئی تھی۔ احمدیوں کے حق میں گواہی دیں۔ لیکن اس وقت تک ہمیں جو روایت پہونچی ہے۔ اور جس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو ۴ اپریل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ فرما چکے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے نہیں۔ بلکہ ایک اور افسر نے ایسا کہا۔ اس افسر کا خطبہ میں نام نہیں لیا گیا۔ اور نہ اب لینے کی ضرورت ہے۔

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ماہانہ جلسہ

لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ ۷ اپریل ۱۹۳۶ء زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ سید بشارت احمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم رشیدہ بیگم (... کلاس نہم) نے کی۔ نظم کلام محمود سے سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی عبد السلام صاحب نے پڑھی۔ پھر نور بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون (...) کی شناخت کے متعلق سنایا۔ پھر اقبال بیگم صاحبہ نے مضمون درس قرآن از مصباح سنایا۔ پھر رحمت بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے تقریر فرمائی۔ ان کے بعد محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تقریر ہوئی۔ جس میں مستورات کو آداب مجالس کے متعلق ہدایات بیان کیں۔ پھر نظم ... نادر بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ بعدہ ... بیگم صاحبہ بنت ماسٹر ... صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان دشمنوں کے ساتھ پر تقریر کی۔ پھر جنت بیگم صاحبہ نے مضمون احمدیت کی فتح پر سنایا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے بعد شکریہ اور دعا جلسہ برخاست کیا۔ مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

ہر احمدی کو اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ معارف قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ سوائے روزنامہ الفضل کے خریداروں کے دوسرے احباب کو ۱۳ ارشتماہی قیمت پہنچنا محال ہے۔ کچھ خریداران الفضل صرف بارہ صفحہ والا پرچہ لیتے ہیں۔ اور کچھ صرف خطبہ نمبر خریدتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ درس القرآن کی اشاعت چونکہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں ہوا کرے گی۔ اس لئے انہیں نہیں بھیجا جائیگا۔ صرف وہی لوگ اس نعمت سے متمتع ہو سکیں گے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہونگے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف موازی ۱۳ آنے دینے پڑیں گے۔

پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے۔ (مینجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ محرم ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

عجز و انکسار سے دعائیں کرو۔ اور اپنی اصلاح میں لگ جاؤ
خطرناک سے خطرناک دشمن کے لئے پہلے ہدائت کی اور پھر تباہی کی دعا کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۳۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اس ہفتہ سے وہ

روزوں کا سلسلہ

شروع ہو چکا ہے جس کے متعلق دو تین ہفتے ہوئے میں نے جماعت کے دوستوں کو ہدایت کی تھی۔ اب آئندہ ہفتہ میں انشاء اللہ دوسرا روزہ آئے گا۔ اور اس طرح سات ہفتوں میں خدا کے فضل سے۔ اور اس کی مدد کے ساتھ وہ

دعا کا پروگرام

ختم ہو گا جس کے متعلق میں اعلان کر چکا ہوں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ مومن کو جب کبھی وہ مشکلات میں مبتلا ہو۔ تو صبر اور نماز و دعا سے مدد طلب کرنی چاہیئے۔

صبر کے ایک معنے

یہ بھی ہیں۔ کہ انسان ان مصائب اور مشکلات اور اذیتوں کی برداشت کرے۔ جو اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت اس کے مخالفوں کی طرف سے اسے پہونچ رہی ہوں۔ لیکن

صبر کے معنے روزہ

کے بھی ہیں۔ صبر رُکے رہنے کا نام ہے۔ اور صوم بھی رُک رہنے کا نام ہے۔ یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ جس طرح انسان مصائب اور مشکلات کے موقعہ پر گھبراہٹ سے رُکا رہتا ہے۔ اسی طرح روزہ میں کھانے پینے سے رُکا رہتا ہے۔ پس صبر کے معنے جہاں تکالیف کی برداشت ہے۔ وہاں اس کے معنے روزہ کے بھی ہیں۔ بلکہ صبر روزہ کا زیادہ ہم معنی ہے۔ بہ نسبت اذیتوں۔ اور مشکلات کو برداشت کرنے کے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر عمل کی کوئی جزا ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

روزہ کی جزا

مَیں خود ہوں۔ یعنی بجائے اس کے کہ روزہ کا انعام مخلوقات میں سے کسی چیز کے ذریعہ دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا کے ذریعہ سے اس کی جزا ملتی ہے۔

پس ایسے کام جو خالص مذہبی ہوں۔ اور جن کے نتیجہ میں انسان کی ایک ہی غرض ہو یعنی رضاء الٰہی۔ ان کے حصول اور تکمیل کے لئے بہترین صبر روزہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ روزہ درحقیقت ایک زائد چیز بن جاتا ہے۔ اذیت اور تکلیف دینے والے بعض نعمتوں سے محروم کر دیتے ہیں

تکلیف اور اذیت کے معنی

سوائے اس کے کیا ہیں۔ کہ بعض چیزیں جن کی انسان کو خواہش ہوتی ہے۔ اس سے چھین لی جاتی ہیں۔ مثلاً انسان عزت چاہتا ہے۔ مگر اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ انسان اپنے بزرگوں کا احترام چاہتا ہے۔ مگر مخالف ان پر جھوٹے الزام لگا کر اور توہین کر کے اس کی راحت چھین لیتا ہے۔ یا جھوٹے مقدمات بنا کر قید کرا دیتا ہے۔ زمین یا مکان لے لیتا ہے۔ مار پیٹ کر کے جسم کا سکون اور آرام لے لیتا ہے۔ غرض تکلیف اور اذیت کے یہی معنے ہیں۔ کہ انسان کی کوئی چیز خواہ وہ جسمانی ہو۔ یا روحانی۔ یا معنوی دوسرا اسے چھین لیتا ہے۔ اور مومن کو اللہ تعالےٰ کا یہ حکم ہے۔ کہ اس پر

بے تابی کا اظہار

نہ کرے۔ خواہ اس سے اس کی جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو۔ سکون۔ آرام سب کچھ چھین لیا جائے۔ اسے چاہئے۔ کہ خدا پر توکل کر کے وقت گزارے۔ اور روزہ کیا ہے۔ انسان خدا کے لئے اپنی مرضی سے کچھ چیزیں چھوڑ دیتا ہے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات ترک کر دیتا ہے۔ رات کو جاگنے والا نہ بھی ہو۔ تو نیند ترک کرتا ہے۔ اپنی زبان۔ آنکھوں۔ کانوں۔ وغیرہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ

اخلاق کی پوری نگرانی

کے بغیر روزہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ پس جب انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ یعنی دشمن اور مخالف اس کی بعض پسندیدہ چیزوں کو اس سے چھین لیتے ہیں۔ تو بندہ خدا تعالےٰ کے لئے روزہ رکھتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ اللہ تعالےٰ سے کہتا ہے کہ یہ چیزیں کیا ہیں۔ جو مجھ سے چھینی گئی ہیں۔ میں تو تیری خاطر اپنی خوشی سے اور بھی چیزیں چھوڑنے کو تیار ہوں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ

اگر کوئی تجھ سے کُرتہ مانگے۔ تو

اُسے چادر بھی دیدے

اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی آگے کر دے۔ ممکن ہے آپ نے یہی مضمون بیان فرمایا ہو۔ جو میں بیان کر رہا ہوں۔ اور عیسائیوں نے اسے غلط سمجھا ہو۔ روزہ رکھنا گویا یہ کہنا ہے کہ خدایا تیرے عشق میں کونسی چیز ہے۔ جو میں چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر تیری مشیت مجھ سے ایک چیز چھڑاتی ہے۔ تو میں خوشی سے دوسری بھی چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ دشمن سے کہتا ہے۔ کہ اس کا کرتہ چھین لے۔ تو وہ کہتا ہے کہ خدایا میں تیری خاطر چادر بھی پیش کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ دشمن کو اس پر مسلط کرتا ہے۔ کہ گالیاں دے کر اسے کانوں کا عذاب دے تو وہ کہتا ہے۔ میں زبان اور پیٹ کا عذاب بھی اپنے اوپر لیتا ہوں۔ یعنی بھوکا رہوں گا اور اس طرح جو تکالیف اُسے جبری پہنچتی ہیں۔ وہ بھی اس کی ان

طوعی اور رضائی تکالیف

کی وجہ سے طوعی ہی بن جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے ثواب کا موجب ہو جاتی ہیں۔ عام لوگ جانتے ہیں۔ اور یہ صرف لطیفہ ہی نہیں۔ بلکہ تجارب سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ لیٹ یا بیٹھ جانے والے انسان پر شیر حملہ نہیں کرتا۔ اور شیر تو کجا کتے کے سامنے بھی اگر کوئی شخص بیٹھ جائے۔ تو وہ اُسے نہیں کاٹتا۔ اور کون عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ میں شیر جتنی مروت بھی نہیں۔ اس لئے جب دشمن حملہ آور ہو۔ اور ہم

بجائے جزع فزع کرنیکے

خدا تعالےٰ کے حضور بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ ہم تو باقی چیزیں بھی تیرے حوالے کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اس غضب کو روک نہ دے۔

شریف فطرت انسان

بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ جو اس کے سامنے لیٹ جائے۔ اس پر حملہ کرے

کجا یہ کہ شریف فطرت کو پیدا کرنے والا ایسا کر سکے۔

بچپن کی ایک بات

مجھے یاد ہے۔ ہم نے ایک کشتی خریدی تھی۔ جو ڈھاب میں پڑی رہتی تھی۔ بعض دفعہ بعض لوگ بغیر اجازت اسے لے جاتے۔ اور اس سے ایسا سلوک کرتے۔ جس سے کہ وہ جلدی خراب ہونے لگی۔ اس میں پانی کثرت سے آنے لگا۔ کبھی اسے الٹا دیتے۔ کبھی ڈبو دیتے۔ میں نے بعض ساتھ کھیلنے والے لڑکوں سے کہا کہ تم تاڑ رکھو۔ اور جب کوئی اسے لے جائے تو مجھے بتاؤ۔ چند روز کے بعد

گاؤں کے بعض لڑکے

اسے لے گئے۔ اور خراب کرنا شروع کر دیا۔ ایک لڑکے نے مجھے آکر اطلاع دی۔ میں جلدی سے گیا۔ اور دیکھا کہ بعض لڑکے اسے منجدھار میں لے جا کر پانی اچھال رہے ہیں۔ میں نے انہیں آواز دی۔ کہ کشتی ادھر لے آؤ۔ ان میں سے کچھ تو تیر کر بھاگ گئے۔ اور کچھ کشتی کو لے آئے مگر کنارے پر اتر کر وہ بھی بھاگنے لگے۔ میں نے ان میں سے ایک قصاب لڑکے کو پکڑ لیا۔ اور مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ لیکن جب تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ کو نیچے لا رہا تھا۔ تو اس نے جھٹ اپنا جسم ڈھیلا کر کے کلہ میری طرف کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ جی مار لو۔ اس کا یہ کہنا تھا

کہ میرا ہاتھ وہیں گر گیا۔ اور غصہ جاتا رہا۔ بلکہ میں اپنے نفس میں اپنے آپ کو چھوٹا محسوس کرنے لگا۔ کہ میں ایسی چھوٹی بات پر اسے مارنے لگا تھا۔

پس اگر

انسانی فطرت

ایسے موقعہ پر اتنی بلند پروازی سے کام لے سکتی ہے۔ تو وہ عظیم الشان ہستی جس کے خزانوں میں کمی نہیں۔ جس کے فضلوں کی حد بندی نہیں اس کے غضب یا امتحان لینے کے موقعہ پر اگر انسان اپنے آپ کو اس کے آگے گرا دے تو جو تبدیلی اس کی صفات میں پیدا ہوتی ہے انسان اس کیفیت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا

اللہ تعالےٰ کا سلوک اپنے بندوں سے

جس محبت کا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں۔ جنہیں اس کی محبت کا تجربہ کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ مجھے یاد ہے میں چھوٹا بچہ تھا۔ جب میں نے رویا میں ایک چھ سات یا آٹھ برس کی عمر کا بچہ جو نہائت خوبصورت اور نہائت عمدہ سفید لباس پہنے ہوئے تھا دیکھا۔ ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ ایک

سنگ مرمر کا چبوترہ

ہے۔ جس کے گرد ایک دو سیڑھیاں بھی ہیں۔ وہ امرت سر کے اس چبوترے سے ملتا جلتا ہے جس پر کوئین وکٹوریا کا بُت نصب ہے۔ میں

نے دیکھا۔ کہ وہ بچہ ان سیڑھیوں پر کھڑا ہو کر چبوترے پر جھکا ہوا ہے۔ جس طرح کوئی کسی بزرگ سے دُعا اور برکت لینے کے لئے جھکتا ہے۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا آسمان پر کوئی چیز ہے۔ جس سے وہ برکت لینا چاہتا ہے۔ اس پر میں نے اوپر نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آسمان پھٹ گیا ہے۔ اور اس میں سے کوئی پروں والی چیز نیچے آ رہی ہے [illegible] خیال ہوا کہ یہ حضرت مریم ہیں۔ اور بچہ حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ حضرت مریم ایسے رنگین لباس میں ملبوس تھیں کہ جو دنیا میں نظر نہیں آتے۔ اور انہوں نے چبوترے پر پہونچ کر اپنے پر بچہ پر پھیلا دیئے۔ اور جب وہ اس پر جھک گئیں۔ تو آواز آئی۔ کہ Love Creats Love. یعنی

محبت محبت پیدا کرتی ہے

یعنی جب ایک طرف محبت پیدا ہوتی ہے۔ تو دوسری طرف خود بخود ہونے لگتی ہے۔ یہ صداقت جو مجھے رویا میں دکھائی گئی۔ تمام کائنات میں نظر آتی ہے۔ اور جو حسن مخلوق میں نظر آتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس ہستی میں نہ ہو۔ جو محبت کی خالق ہے۔ اسی کا ہم معنی ایک اور نظارہ بھی مجھے اس وقت یاد آ گیا ہے۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک مشکل مجھے پیش آئی۔ جس کے لئے میں نے دعا کی۔ مگر اس کی قبولیت میں کچھ دیر ہو گئی۔ اس وقت میں نے اپنے دل میں نیت کی۔ کہ کچھ دن میں

زمین پر سوؤں گا۔

اور اس طرح زیادہ انکسار کے ساتھ دُعا کر سکونگا اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو زیادہ سرعت سے جذب کر سکوں گا۔ چنانچہ میں زمین پر بستر کر کے لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ عورت کی شکل میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سبز شاخ ہے۔ جس کے سرے پر کچھ پتے بھی موجود ہیں۔ اور جس طرح ماں بعض اوقات بچہ پر بظاہر غصہ کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ مگر حقیقتاً وہ

محبت کا اظہار

کرتی ہے۔ اسی طرح وہ چھیڑ چھاڑ کر کے مجھے کہتا ہے۔ کہ اٹھ کر چارپائی پر لیٹتا ہے۔

نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ چھڑی ماری ہے یا نہیں۔ لیکن رؤیا میں میں نے دیکھا۔ کہ اس کے ایسا کہنے پر میں کود کر چارپائی پر جا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں واقعہ میں بھی کود کر چارپائی کی طرف جا رہا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس طرح محبت کے ساتھ مجھے بتایا۔ کہ تمہارا زمین پر لیٹنا مجھے شاق گزرتا ہے۔

پس

اللہ تعالیٰ کی محبت کا اندازہ

وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے ایسا نقشہ دیکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے مقابلہ میں ماں باپ۔ بیوی۔ خاوند۔ بہن۔ بھائی۔ دوست احباب غرضیکہ دنیا کی سب محبتیں ہیچ ہوتی ہیں۔ اور کوئی بھی عقل یہ تسلیم نہیں کر سکتی۔ کہ جس نے محبت پیدا کی۔ اس کے مقابلہ میں کوئی محبت ٹھہر سکتی ہے۔ پس اگر مصیبت۔ اور تکلیف کے ایام میں مومن اپنی مرضی سے اور تکالیف اپنے اوپر ڈال لے۔ تو

اللہ تعالیٰ کی غیرت

معاً بھڑک اٹھتی ہے۔ وہ جب دیکھتا ہے کہ بندہ اس کی محبت اور عشق میں اتنا گداز ہے۔ کہ تکالیف پر بجائے شکوہ اور گلہ کرنے کے اور ان پر رنجیدہ ہونے کے خود بخود اور بوجھ اپنے اوپر ڈالنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ تو معاً اس کی تکالیف کو دور کر کے اس کی محبت کی قربانی کو قبول کر لیتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر روزہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی چیز

ہے۔ اور اس کا اندازہ روحانی لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

پس اس ہتھیار کو معمولی نہ سمجھو۔ دنیا میں لوگ بھوکے رہ کر کمزور ہو جاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ نسخہ بتایا ہے کہ بھوکے رہ کر ہم طاقتور ہو سکتے ہیں۔ مومن جب فاقہ کرتا ہے۔ تو اسے ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ جس کے مقابل پر بڑی بڑی طاقتیں ہیچ ہوتی ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

روحانی دنیا

بالکل نرالی ہے۔ اور یہاں بعض باتیں دوسری دنیا کی نسبت عجیب ہوتی ہیں۔ فرعون جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر دلائل سے شکست کھا کر عاجز آ گیا۔ تو اس نے تمسخر کا طریق اختیار کیا۔ اور وزراء سے کہا۔ کہ اونچا محل تیار کراؤ۔ لعلی اطلع الیٰ الٰہ موسیٰ۔ اس طرح میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ آؤں۔ مگر دیکھو۔ خدا تعالیٰ بھی کیا لطیفہ کرتا ہے۔ اس نے اسے

سمندر میں غرق

کیا۔ اور اس طرح بتا دیا۔ کہ آسمان پر جانے والا تو کون ہے؟ میں تجھے زمین سے نیچے لے جا کر اپنی شکل دکھاتا ہوں۔ مگر مومن جب زمین پر جھکتا ہے۔ سجدہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں کیا ہوں۔ جو آسمان پر نگاہ ڈالوں۔ اور خدا کے حسین چہرے کو دیکھ سکوں۔ جب وہ اپنے سر کو نیچے لے جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے اوپر اٹھاتا ہے فرعون اوپر جا کر خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہتا تھا مگر خدا نے اسے تحت الثریٰ میں پہنچایا۔ لیکن مومن نیچے جاتا۔ اور تذلل اختیار کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اسے اوپر اٹھاتا ہے۔ سورہ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں

مومن کے گھر کو

اونچا کرتا ہوں۔ بلکہ اس کے طفیل اس کے خاندان کو بھی اوپر اٹھاتا ہوں۔ اس کے بالمقابل جو بڑائی اور تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیچے گراتا ہے۔

پس

روحانی دنیا کے معاملات

بالکل نرالے ہوتے ہیں۔ تم یہ خیال مت کرو کہ روزہ معمولی چیز ہے۔

ہماری لڑائی روحانی ہے

اس لئے اس میں روحانی ہتھیار ہی کام آ سکتے ہیں۔ جہاں لوہے کی تلواروں سے لڑائی ہو۔ وہاں تو لوہے کی تلوار ہی کام کر سکتی ہے

مگر جب لڑائی روحانی ہو۔ تو

دل کو کاٹنے کے لئے

روحانی تلوار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور روحانی تلوار کو تیز کرنے کے لئے پتھر کی سان کی ضرورت نہیں۔ بلکہ روزہ کی سان کی ضرورت ہے۔ اس عالم میں کوئی چیز جتنی موٹی ہو۔ اتنی ہی بھاری ہوتی ہے۔ مگر روحانی عالم میں کوئی چیز جتنی باریک ہو۔ اتنی ہی زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ اس دنیا میں موٹائی وزن بڑھاتی ہے۔ مگر روحانی عالم میں باریکی وزن کو بڑھاتی ہے۔ پس اس ہتھیار کو معمولی مت سمجھو۔ اور ان دنوں کو غفلت میں مت گزرنے دو۔ ہفتہ میں ہم ایک دن روزہ رکھیں گے۔ اور سات دن دعائیں کریں گے۔ دعائیں خواہ انفرادی طور پر کی جائیں۔ خواہ جماعتیں مل کر دعا کرنے کا انتظام کریں۔ یعنی

ایک وقت مقررہ پر سب دوست جمع ہو کر دعا کریں

اس کے متعلق میں ایک بات اور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق بندوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کا غضب بھی رحمت کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے بندہ کو جب دوسرے پر غصہ آتا ہے۔ تو وہ چاہتا ہے۔ کہ اسے پیس ڈالے۔ اور مٹا دے۔ مگر

خدا تعالیٰ کا غضب

جب نازل ہو رہا ہو۔ اس وقت بھی اس کے مدنظر یہی ہوتا ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو بچایا جائے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق روایات

میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے۔ جو معلوم نہیں پوری طرح صحیح ہے یا نہیں۔ مگر اس کے بعض حصوں کی تصدیق قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ جب انکی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ اور انہیں عذاب کی کوئی خبر نہ ملی۔ بلکہ راہ گزروں سے یہ سنا۔ کہ نینوا کے لوگ بالکل خیریت سے ہیں۔ تو انہوں نے یہ سمجھ کر کہ عذاب نہ آنے کی وجہ سے ان کی قوم ان کو جھوٹا کہے گی۔ ملک کو چھوڑ کر کہیں چلے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر ان کی قوم تو یہ کر چکی تھی۔ اور ان کی آمد کا

بے صبری سے انتظار

کر رہی تھی۔ کہ تا ان پر ایمان لا کر ان کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرے۔ مگر حضرت یونس ان حالات سے بے خبر تھے۔ پس وہ ملک چھوڑ دینے کے خیال سے وہاں سے چل پڑے۔ اور ایک جہاز پر سوار ہو گئے۔ تاکہ کہیں دور نکل جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جب وہ جہاز میں سوار تھے۔ ایک شدید طوفان آیا۔ اور لوگوں نے رائج الوقت خیال کے مطابق سمجھا۔ کہ کوئی غلام بھاگ کر جہاز میں سوار ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے طوفان آیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے ان کی گفتگو سنی۔ تو کہا۔ کہ وہ غلام میں ہی ہوں۔ جو اپنے آقا سے بھاگ آیا ہوں۔ یعنے انہوں نے خیال کیا۔ کہ میرے چلے آنے کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا ہے

اور اس سبب سے یہ طوفان آیا ہے۔ لوگوں نے ان کی بات کو قبول نہ کیا۔ لیکن جب فیصلہ کرنے کے لئے قرعہ ڈالا۔ تو انہی کا نام نکلا۔ آخر لوگوں نے ان کو سمندر میں پھینک دیا۔ جہاں انہیں ایک بڑی مچھلی نگل گئی۔ اور آپ تین دن اس کے پیٹ میں رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ماتحت زندہ رہے۔ تین دن کے بعد مچھلی نے آپ کو اگل دیا۔ جس جگہ پر اس نے آپ کو اگلا تھا۔ وہاں ایک بیل اُگ آئی۔ یا پہلے سے اگی ہوئی تھی۔ اس کے سایہ میں آپ پناہ لے کر لیٹ گئے۔ آپ

مچھلی کے پیٹ میں رہنے کیوجہ سے

نہایت کمزور ہو رہے تھے۔ اس لئے نڈھال ہو کر سایہ میں پڑے رہے۔ آپ کو طاقت آ رہی تھی۔ کہ یکدم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بیل جس کے سایہ میں آپ لیٹے ہوئے تھے۔ اسے ایک کیڑے نے کاٹ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خشک ہو کر گر گئی۔ آپ کو اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ کیونکہ اس سے آپ کو بہت آرام ملتا تھا۔ اور آپ کے مونہہ سے بے اختیار بددعا نکلی۔ کہ خدا اس کیڑے کو تباہ کرے۔ جس نے اس بیل کو کاٹ دیا ہے۔ مگر چونکہ یہ سب کچھ آپ کو سبق دینے کے لئے ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے معاً آپ کو الہام کیا۔ کہ اے یونس یہ بیل تیری لگائی ہوئی نہ تھی۔ صرف تجھے اس سے عارضی تعلق پیدا ہوا تھا۔ مگر اس کے کٹ جانے پر تجھے اس قدر رنج ہوا۔ تو سوچ کہ جس قوم کی تباہی تو چاہتا تھا۔ وہ تو میری پیدا کردہ تھی۔ کیا اسے تباہ کرتے ہوئے مجھے رنج نہ ہوتا۔ پھر اگر ان کے توبہ کرنے پر میں نے ان کو بخش دیا۔ تو تجھے کیوں رنج ہوا۔ اس قصہ کی تفصیلات میں خواہ کچھ غلطی ہو۔ لیکن اس کے اکثر اجزا کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے۔

پس اس میں سے جو سبق نکلتا ہے۔ وہ درست ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کے غضب میں بھی رحم

ملا ہوا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی فرماتا ہے۔ کہ رحمتی وسعت کل شیء۔ میری رحمت ہر دوسری شے پر غالب ہے۔ گویا جس طرح کونین پر میٹھا چڑھا دیا جاتا ہے۔ تا آسانی سے کھائی جا سکے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب پر رحمت کی شکر چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ مومن کو بھی اللہ تعالیٰ کا طریق ہی اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی اگر ہم کسی کے متعلق دعا کریں۔ کہ وہ تباہ ہو جائے۔ تو اس لئے نہیں کہ اس سے ہمیں تکلیف پہونچی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے پھیلنے میں وہ روک بنتا ہے۔

ذاتی عداوت ہرگز نہ ہونی چاہیئے

اگر ہم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ تو ہمارے اندر وہی صفات ہونی چاہئیں۔ جو ہمارے رب میں ہیں۔ بے شک ہمارے مخالفوں میں عیوب ہیں۔ مگر مومن کو ثواب زیادہ نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ آپ ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ کہ رستہ میں کتا مرا ہوا پڑا تھا۔ حواریوں نے ناکوں کے آگے رومال رکھ لئے۔ تھوکنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ مردار سے کس قدر تعفن اٹھ رہا ہے۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ دیکھو اس کے دانت کتنے سفید ہیں۔ سو دشمن اگرچہ ہماری مخالفت کرتا ہے۔ مگر ہم اس کی مخالفت کے باوجود دو بلکہ تین پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ایک یہ کہ اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جو

دیانتداری کے ماتحت

یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے دین سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے وہ ہماری اصلاح کرنا چاہتے ہیں گویا وہ ہماری مخالفت خیر خواہی سے متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کی نیت کو نہیں جھٹلا سکتے۔

اکثر لوگ غلطی خوردہ ہوتے ہیں۔ وہ ہماری مخالفت کرتے وقت سمجھتے ہیں۔ کہ دین کو قائم کر رہے ہیں۔ اور وہ ہمیں مٹا کر اسلام کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ شرارت کرتے ہیں۔ اور ہم ان کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے خیالات پر بھی نیکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ وہ

انبیاء کے مخالفوں کے ذریعہ

ان کے ماننے والوں کو دکھ پہونچاتا ہے۔ تا ان کی نیکی اور مخالفوں کی بدی ظاہر ہو جائے گویا اللہ تعالیٰ ایک طرف مومنوں کا امتحان لیتا۔ اور دوسری طرف ان کے مخالفوں کی برائیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

پس ان کی طرف سے جو مخالفت ہوتی ہے اس میں ایک حصہ جبر کا بھی ہوتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ ان تکالیف کا موجب

کچھ ہمارا اپنا قصور

بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ہم کو پاک کرے۔ ہم میں سے اگر کوئی بد معاملہ ہو۔ تو دشمن سمجھتے ہیں۔ کہ یہ سب ٹھگ ہیں۔ کوئی جھوٹ بولتا ہے۔ تو مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اس طرح ہماری کمزوریوں کو دور کرے یہ بات بھی ایسی ہے۔ جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور ان تین باتوں کی موجودگی میں ہمارا فرض ہے۔ کہ

پہلے مخالفوں کے لئے دعا اور پھر بددعا کریں

پہلا کام ہمارا یہ ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہہ کر بیت الدعا کے اوپر ایک کمرہ اپنے لئے بنوایا تھا۔ کہ وہ بھی اس میں دعائیں کریں گے۔ آپ کی روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ میں اس میں دعا کر رہا تھا۔ کہ مجھے نیچے سے اس طرح کی آواز آئی۔ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے تاب ہو کر روتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہایت زاری سے

دعا کر رہے ہیں۔ وہ طاعون کے دن تھے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ رہے تھے۔ الٰہی اگر یہ قوم طاعون سے ہلاک ہو گئی۔ تو مجھ پر ایمان کون لائے گا۔ یہ ہمارے سردار کا رویہ ہے۔ پس ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ

ہم ڈوبنے والے کو بچائیں

اور مرنے والے کو زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ غیظ و غضب سے اتنے متاثر مت ہو۔ کہ یہی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا بیڑا غرق کر دے۔ بلکہ پہلے یہ دعا کرو۔ کہ

اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے

اور بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ سب انسان ایک آدم کی اولاد ہیں۔ مگر لوگوں نے اس برادری کو بھلا دیا۔ اس لئے غیریت پیدا ہو گئی۔ اگر تم اس کا خیال رکھو۔ تو پھر یہ احساس بھی تمہیں ہو جائے گا۔ کہ اپنے بھائیوں کو کون مرواتا ہے۔

مکہ کے کفار

مسلمانوں کے کتنے دشمن تھے۔ مگر اس برادری کا خیال ان پر بھی غالب تھا۔ چنانچہ بدر کے دن بعض نے کہہ دیا۔ کہ مسلمان بھی تمہارے بھائی ہیں۔ ان کو کیسے مارو گے۔ گویا

شدید دشمنی کے باوجود محبت کا جوش

غالب آ گیا۔

پس اگر ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ اور ساری دنیا ایک برادری ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ مخالفت کرنے والوں کو دعاؤں کے نیزوں سے ماریں۔ یہ چیز اچھی نہیں۔ کہ ہم بد دعاؤں سے اپنے بھائیوں کے خون کریں۔

ذاتی جوش میں

ہمیں یہ نہ کہنا چاہیئے۔ کہ خدایا ان پر وبال نازل کر۔ بلکہ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے خدا ہم ان کی بہتری ہی چاہتے ہیں تباہی نہیں۔ ہم خود بھی کمزور تھے۔ مگر

تیرے فضل نے ہمیں ڈھانپ لیا

تیری رحمت اتنی وسیع ہے۔ کہ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔

پس اگر تو ان کو بھی ڈھانپ لے۔ اور

ہدائت دیدے

تو اس سے زیادہ ہماری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی۔ اور ان کو فنا کرنے میں ہی بہتری ہے۔ تو گو یہ بات ہمارے لئے رنج کا موجب ہوگی۔ مگر ان کو ہمارے رستہ سے اس طرح ہٹا دے۔ کہ اسلام کی ترقی میں ان کا وجود روک نہ رہے۔

یہ طریق ہے۔ جو ہمیں اختیار کرنا چاہیئے یہ

دعا بھی ہے اور بددعا بھی

یہ دعا ہے اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مومن بددعا کبھی نہیں کرتا۔ اور یہ بددعا ہے اس لئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مومن کبھی کبھی بددعا بھی کر لیتا ہے۔ یہ چیز دونوں کے بین بین ہے۔ اور دعا کی طرف بددعا کی نسبت زیادہ جھکی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس میں پہلے ہدایت کی دعا ہے۔ ہاں یہ بھی ہے۔ کہ اگر ہدایت مقدر نہ ہو۔ تو پھر

خدا ان کو ہمارے رستہ سے ہٹا دے

تا دین کی ترقی میں روک نہ ہوں۔ پس ہمارا غضب خدا کے لئے چاہیئے۔ اور اگر ہم اس طرح دعا کریں۔ تو یقیناً یہ غضب خدا کے لئے ہوگا۔ لیکن اگر ہم کہیں۔ کہ خدا ان کو مار دے تو اس سے ذاتی غصہ ظاہر ہوتا ہے۔

پس ان دنوں میں اس رنگ میں دعائیں کرو۔ جو میں نے اوپر بتایا ہے۔ اور اس کے ساتھ جماعت کی اصلاح کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کیونکہ اگر یہ لوگ تباہ بھی ہو گئے اور ہم نے ان کی جگہ لے لی۔ تو اس کا کیا فائدہ ایک جھوٹے اور فریبی کو ہلاک کروا کر اگر دوسرا جھوٹا۔ اور فریبی جگہ لے لے تو اس میں کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اگر ہم خدا تعالے کے لئے ان کی تباہی چاہتے ہیں۔ تو یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے نہ ہوں۔ خدا ہمیں

رحم دل متقی اور دیانتدار

بنائے۔ ہم احسان کرنے والے ہوں۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہو۔ تو ایک سپاہی کو ہٹا کر دوسری لگا لینے سے دنیا کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

پس اس بات کے لئے خصوصیت سے دعا کرو۔ کہ اللہ تعالے

جماعت کا روحانی معیار

بلند کر دے۔ ابھی کئی لوگ جماعت میں ایسے ہیں۔ کہ جن میں اور غیروں میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ جھوٹ۔ خیانت۔ ظلم۔ حق تلفی سے انہیں گریز نہیں۔ وہ دوستوں کے لئے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور بندہ کی دوستی کے لئے خدا تعالے کی دوستی کو قربان کر دیتے ہیں۔ اور اگر یہ چیزیں قائم رہیں۔ تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے۔ کہ موجودہ نقشہ کو تباہ کر دے۔ بلکہ ہمارے مخالف ہم سے زیادہ ہیں۔ اور اگر دونوں ایک ہی قسم کے ہوں۔ تو پھر زیادہ تعداد والوں کا زیادہ حق ہے۔ کہ انہیں قائم رکھا جائے۔

سو ان دنوں میں خدا تعالے سے بہت دعائیں کرو۔ اور

عجز و انکسار

سے اس کے حضور جھک جاؤ۔ نہ صرف پیر کے دن بلکہ ہر روز دعائیں کرو۔ جہاں ائمہ ایسا نہ ہو۔ جو نمازوں میں تلاوت کے ساتھ دعائیں پڑھ سکے۔ وہاں دوسرے وقت میں مل کر دعا کا انتظام کر لو۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو۔ تو علیحدہ علیحدہ دعائیں کرو۔ مگر کوئی دن ایسا نہ گزرے۔ جب دعا نمایاں شکل میں سامنے نہ آ چکی ہو۔ اور اگر اس طریق سے دعائیں کی جائیں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہرگز خالی نہ جائیں گی۔

پچھلے سال اس کا تجربہ ہم کر چکے ہیں۔ ادھر دعا کے ایام کا خاتمہ ہوا۔ اور ادھر کوئٹہ میں زلزلہ آیا۔ اور پھر مسلسل تباہیاں آتی رہیں۔ تاکہ دشمن کو بیدار کر دیں۔ مگر افسوس کہ اس نے کسی سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر آپ لوگ یہ دن غفلت میں نہ گزاریں گے۔ اور عاجزانہ طور پر خدا کے حضور جھکینگے۔ تو اللہ تعالے

دو نشانوں میں سے ایک نشان

ضرور دکھائے گا۔ یا تو وہ ان کو ہدایت دیدیگا یا انہیں ہلاک کر دے گا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالے رحمت کا نشان دکھائے گا۔ یا غضب کا۔ اگر تمام احمدی عجز اور انکسار سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ تو دشمن کے حالات کے مطابق ان دونوں باتوں میں سے ایک کو ضرور معین کرا کر رہیں گے۔ اگر وہ نیکی کی طرف جھکے گا۔ تو رحمت کا نشان ظاہر ہوگا۔ اور اگر ضد میں بڑھے گا۔ تو غضب کا۔

پس آؤ۔ اس رحمت کے دروازہ میں جو خدا نے کھولا ہے۔ داخل ہو جاؤ۔ جو سوائے تمہارے کسی کو میسر نہیں۔ آج

اجابتِ دعا کے دروازے

صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو حقیر مت سمجھو۔ جو خدا تعالے نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے۔ خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے۔ تو وہ تمہیں توفیق دے گا۔ کہ

اپنے آسمانی باپ کا ورثہ

حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے۔ تو اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ خالی مونہہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں اللہ تعالے کے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ

دل کے خون کے چھینٹے

دو گے۔ تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں۔ وہ انتظار کریں گی۔ جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ انہیں لینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہے جلد حاصل کر لو اور چاہے ملتوی کر لو۔

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی نہایت ضروری ہے

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ کرنے والے مخلصین سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ مومنوں کو نیکی میں جلدی کرنی چاہیئے۔ تا ان کو ثواب زیادہ ہو۔ ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے اپنے وعدوں کا جلد تر ایفا کر کے ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ احباب کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ حضور کے ارشادات متعلق چندہ تحریک جدید پڑھ کر ان کے دل میں یہ جوش موجزن ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کی رقم فوری طور پر سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے قدموں میں ڈال دیں۔ لیکن مالی مشکلات سدراہ ہو جاتی ہیں۔ تاہم مخلصین اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کرنے میں منہمک پائے جاتے ہیں۔

پس جہاں وہ مخلصین جن کے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کر کے زیادہ ثواب کے مستحق ہونا ضروری خیال فرماتے ہیں۔ وہاں ان احباب کو بھی جن کے وعدہ کا وقت ماہ اپریل ہے۔ یا جن کے ذمہ کوئی گزشتہ قسط واجب ہے۔ چاہیئے۔ کہ جس طرح اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کرنے والے احباب موعودہ رقم ادا کر کے زیادہ ثواب لے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی اپنی موعودہ رقم جلد پوری کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں۔ کہ "اگر کوئی شخص سمجھتا ہے۔ کہ میں مجبور ہوں۔ اور مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تو اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ کامیابی بغیر مشکلات برداشت کئے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اللہ تعالے کی نصرت بھی تکلیفوں کے بعد آتی ہے"۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

حکومت جاپان کے اہم داخلی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

نئے کابینہ کی تشکیل

کو بے ۱۰ مارچ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہروتا کابینہ نے جو تشکیل بالآخر اختیار کی ہے۔ اس سے مختلف ہے۔ جو مسٹر ہروتا کے ذہن میں اس وقت تھی۔ جب انہوں نے کابینہ بنانے کی اہم ذمہ واری اپنے سر لی۔ کابینہ کی ہیئت میں جو تبدیلیاں واقعہ ہوئیں۔ وہ فوجی حلقوں کی خواہشات کے پیش نظر کی گئیں۔ جب مسٹر ہروتا سرکردہ لوگوں میں سے بعض کے ساتھ قلمدان ہائے وزارت سنبھالنے کے سلسلہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ تو نامزد وزیر جنگ جنرل تیرا اوچی نے ایک دو اشخاص کے کابینہ میں شامل کئے جانے پر اعتراض کیا۔ اور اس زور سے کہا۔ کہ کہہ بار۔ کہ اگر ان کو شامل کیا گیا۔ تو وہ وزیر جنگ کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دینگے چونکہ فوجی حلقوں کی بااقتدار ہستیاں وزیر جنگ کے عہدہ کے لئے جنرل تیرا اوچی کے سوا کسی اور کی سفارش کرنے کے لئے تیار نہ تھیں۔ لہذا مسٹر ہروتا کو اس بارہ میں سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور مسٹر یوشیدا کو جو وزارت خارجہ کے لئے ہروتا کے مدنظر تھے۔ اور مسٹر اوہارا کو جو اوکادا کابینہ میں جسٹس منسٹر تھے۔ اور جن کو ہروتا بھی اپنی کابینہ میں اسی عہدہ پر رکھنا چاہتے تھے۔ کابینہ میں شامل نہ کیا گیا۔ مسٹر اوہارا کی طرف سے فارم آف سٹیٹ کے مسئلہ کے سلسلہ میں بعض باتوں کے باعث فوجی حلقے ناخوش ہیں۔

شروع میں تو مسٹر ہروتا نے وزارت خارجہ کا بستہ اپنے پاس ہی رکھا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ یہ عہدہ مسٹر ارتیا کو دینا چاہتے ہیں۔ جو اس وقت چین میں جاپانی سفیر ہیں۔ وزیراعظم ہروتا کی نظر میں براعظم ایشیا پر جاپان کی حکمت عملی اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ یہ پالیسی مانچوکو۔ روس اور چین کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور چین کے ساتھ جاپان کے تعلقات اس حکمت عملی میں باقی تمام امور کے لئے بطور ایک مرکز اور محور کے ہیں۔ مسٹر ارتیا چینی امور کے متعلق آگاہی کے لحاظ سے ایک مستند اور مستند شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ وقت میں وزارت خارجہ کے لئے وزیراعظم کی نظر ان پر پڑی ہے۔

مسٹر مستو دیرا جو کچھ عرصہ قبل لنڈن میں جاپانی سفیر تھے۔ گرانڈ چیمبر لین مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ پر وزیراعظم لنڈن میں مسٹر یوشیدا کو مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ وہی یوشیدا جن کو وہ شروع میں وزیر خارجہ بنانا چاہتے تھے۔ اگر مسٹر یوشیدا نے یہ عہدہ قبول نہ کیا۔ تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ قرعہ مسٹر۔ ای۔ اے ماساٹو کو گادا کے نام پڑے گا جو اس وقت ترکی میں جاپانی سفیر ہیں۔

فوجی اور بحری حلقوں کے زوردار مطالبات کے پیش نظر ہروتا کابینہ ایک مضبوط۔ خود قائم کردہ۔ اور جرأت خارجی پالیسی پر کاربند ہوگی۔ اور یہ گمان دور از حقیقت نہیں۔ کہ اس پالیسی میں جو نظریہ اصل اصول کے طور پر کام کرے گا۔ وہ یہ ہوگا۔ کہ مشرق بعید میں امن کے قیام کے لئے باقی تمام طاقتوں کی نسبت جاپان کی ذمہ واریاں زیادہ ہیں۔ ہروتا کابینہ فوجی اور بحری دفاعی تدابیر و استحکامات کو مکمل کرے گی۔ فارم آف سٹیٹ کے مسئلہ کی مزید وضاحت کرے گی۔ اور اندرون ملک کے مختلف شعبوں میں اصلاح کرے گی۔ مسٹر بابا نے وزیر مالیات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ٹیکس بڑھانے کی پالیسی کی طرف مائل ہیں۔ تاکہ ملک کے مالیات زائد اخراجات کے متحمل ہو سکیں۔

توقع تھی کہ نئی کابینہ اپنی پالیسی کے متعلق ۱۷ فروری کو کوئی بیان شائع کرے گی۔ بیان جو تیار کیا تھا۔ وہ جب محکمہ فوجی کی نظر سے گزرا۔ تو اس نے اسکو قابل اصلاح پایا۔ مطلوبہ اصلاح کئے جانے کے بعد دوبارہ پھر فوجی حلقوں نے اس کو قابل اصلاح قرار دیا۔ اس لئے ۱۷ فروری کو کوئی مفصل بیان شائع نہ ہو سکا۔ جو کچھ اب تک شائع ہوا ہے۔ وہ بہت موٹی موٹی عام اور غیر معین سی باتوں پر مشتمل ہے۔

اس اثناء میں چین کے صوبہ شانسی میں سرخ افواج کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جاپانی

رجز در تنبیہ زبانی زباں دراز

از جناب میاں محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ

(۱)

دگر بارہ با برگ و ساز آمدم — تو گوئی نہ رفتم کہ باز آمدم
زدار الاماں سر فراز آمدم — بہ شہر عدو حملہ تاز آمدم

زباں تیغِ پولاد کردن تواں
حریفِ زبوں را شکردن تواں

بہ قیدِ قوافی نژندش کنم — ردیف آورم در کمندش کنم
دریں بندہا گرگ[1] بندش کنم — بہ تیغِ قلم سر فگندش کنم

کجاہست آں بولہب زادۂ؟
بچاہِ ضلالت در افتادۂ؟

چو اسلام را بدسگالدہے — حریفے چہ برخویش بالدہے
چو افلاس گوشش بمالدہے — زبوں گردد و زار نالدہے

زبانش دراز است وکوتہ خرد
بدشنام گوئی شکم پرورد

بسر برد عمرے بہ لہو و فضول — نہ شرمِ خدا و نہ پاسِ رسول
بہ ناکردنی ہا دلیر و مجہول — زباں باز سوفی لقب[2] جہول

چو اخلاقِ خود را زباں آورست
بہ نزدِ سفیہاں زباں آورست

بہ ہندوستاں آنچہ آئیں بود — نہ در خطۂ چین و ماچیں بود
یکے بیند تے رشکِ فرزیں بود — جہوے بہیں مفتیٔ دیں بود

ہے نانِ جویاں ہے آش خر
کہ فتوے فروش است و پرفاشخر

ندارد چو ناموس و ننگ و ضمیر — نوازد ہزاہیر و گردد امیر
اگر چند باشد بخاک و خمیر — تہی طبلۂ رشکِ صوتِ حمیر

شریعت چناں تار تار او فتد
کہ اندر کفِ باتکار او فتد

تو آنکہ کہ حالاتِ او مو بمو — بہ ضبطِ بیاں آورم ہو بہو
بہ طفلی بگرداندش کوبکو — بہ پیری بگریاندش جو بجو

سیہ نامہ اش ار بگردد سفید[3]
جہاں از نجاتش بود ناامید

چو نارِ جہنم برافروختند — چو ابلیس را اندراں سوختند
بغاوت بہ فرعون آموختند — غباوت بہ بوجہل اندوختند

قلم رفت بر بولہب زادگاں
کہ افگندہ از دست افتادگاں[4]

[1] گرگ بند۔ اسیر و مغلوب ٭ [2] لقب۔ پٹو ٭ [3] سفید گردیدن یعنی ظاہر شدن نیز ٭
[4] از دست افتادگاں افتادن۔ مظلوموں کی بددعا سے تباہ ہونا ٭

کے پریس میں اس بارہ میں خبریں نمایاں طور پر شائع نہیں ہوئیں۔ شائد اس لئے کہ جاپانی پریس میں ان دنوں فروری کے واقعات کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی صورت حالات اور نئی کابینہ کی تشکیل اور تیرا اوچی کا مائیں میں جرمنی کے اقدام کے متعلق

جماعت احمدیہ حیفا (فلسطین) کا یوم التبلیغ

یوم التبلیغ ۲۹ مارچ سے ایک دن پیشتر احباب جماعت کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور احمدی دوستوں نے نہایت مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ حیفا کی ہمسائیگی کے گردو نواح میں دور دور تک صداقتِ اسلام کا پیغام باحسن وجوہ پہنچایا گیا۔ کوئی گرجا، ہوٹل اور مجمع ایسا نہ رہا جہاں ٹریکٹ نہ تقسیم کئے گئے ہوں۔ علاوہ ازیں عرب، جرمنی اور انگریز پادریوں سے برسر اجلاس گفتگو کا موقعہ ملا۔ جس کے سننے میں بیسیوں مسلم و غیر مسلم اصحاب شریک ہوئے۔ بہائیوں کے مرکزی ادارہ میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چاروں طرف سے خوشکن اطلاعات موصول ہوئیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے دلچسپی کے ساتھ احمدی مبشرین کی باتیں سنیں۔ اور بعض جگہوں پر غیر احمدی طبعاً احمدیوں کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہوئے۔ سوائے عکا کے کہ وہاں ایک دو غیر احمدی متعصبین کی طرف سے احمدیوں کو رد کرنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اس موقعہ پر ہماری تبلیغ کا مرکز غیر مسلم تھے۔ اس صورت میں بعض شوریدہ سر مسلمانوں کا ہمارے راستہ میں حائل ہونے کی کوشش کرنا ان کی ملی و روحانی موت کا قطعی ثبوت ہے۔ یہ لوگ نہ خود کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں۔ مختلف گروپوں کی تقسیم اور وہاں کے مقامات تبلیغ کی ترتیب حسب ذیل تھی۔

نمبر ۱۔ الشیخ سلیم الربانی۔ الشیخ حسین علی۔ الشیخ خالد علی۔ برائے ناصرہ و مضافات۔ یافا رغیہ۔ مجیدل۔ عنیبون اور کفر قنہ۔

نمبر ۲۔ السید محمد الصالح۔ السید مصطفیٰ۔ السید عبد الجواد۔ الشیخ ابو لطفی برائے یافا و مضافات

نمبر ۳۔ الشیخ حسین العودی۔ الحاج عبد اللہ العرانی برائے کفر یاسیف۔

نمبر ۴۔ الشیخ صالح العودی۔ السید حامد الصالح برائے عکا۔

نمبر ۵۔ الشیخ ابراہیم القزق۔ طٰہٰ القزق برائے بلعینہ

نمبر ۶۔ الشیخ کامل حسین۔ السید محمود الصالح۔ السید محمد احمد برائے شفا عمرو۔

نمبر ۷۔ السید عبد المالک۔ السید نائف برائے بیت لحم

نمبر ۸۔ الشیخ عبد اللہ زیدان۔ الشیخ احمد العودی برائے کرمل۔

نمبر ۹۔ برادرم السید منیر الحصنی۔ السید عبد القادر مختار قریہ۔ خاکسار محمد سلیم۔ حیفا۔ گرجوں، ہوٹلوں اور مذہبی جماعتوں کے مرکزوں میں بالمشافہ گفتگو کرتے رہے اور ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔

نمبر ۱۰۔ مدرسہ احمدیہ کبابیر کے بعض طلباء نے بھی یوم التبلیغ میں حصہ لیا۔ علاوہ ازیں بعض احباب نے انفرادی طور پر حیفا میں ریلوے سٹیشن۔ عیسائی محلوں، جنگی خانوں میں اور دیگر گرجوں کے سامنے عربی، عبرانی اور انگریزی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ان ہر سہ زبانوں، عربی، عبرانی اور انگریزی کے ٹریکٹوں کی جو تعداد ہم تقسیم کر سکے پانچ ہزار تک پہنچتی ہے۔ یوم التبلیغ کی تقریب پر ایک تازہ عربی ٹریکٹ بھی شائع کیا گیا۔

شائع کردہ لٹریچر میں سے مصر۔ دمشق۔ قدس۔ حمص۔ لبنان۔ شرق الاردن و مختلف اخبار و رسائل کو بذریعہ ڈاک تبلیغی لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر یہ دن تبلیغی نقطہ نگاہ سے نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین ثم آمین

طالب دعا۔ خاکسار محمد سلیم مبلغ بلاد عربیہ

ایک احمدی کے مخلصانہ جذبات

بتلاؤ دوائے دلِ بیمار کرے کون
جب تم نہ کرو گے مری سرکار کرے کون

ہے کوئی زمانے میں بھلا اور بھی تجھ سا
اے سلطنۂ کوثر مجھے سرشار کرے کون

ہے پاسِ ادب مانع کہ مقدور نہیں ہیں
فریاد کی جرأت سرِ دربار کرے کون

بیٹھا ہوں تیرے در پہ جیوں ہیں کہ مردوں ہیں
اب ترک بھلا کوچۂ دلدار کرے کون

دیکھے نہ کوئی حسن تو قربان کرے کیا
پیدا یہ دلی جذبۂ ایثار کرے کون

جانے نہ مرے درد کو بے درد زمانہ
یہ رازِ محبت کے ہیں۔ اظہار کرے کون

تیری تو سرِ طور وہی جلوہ گری ہے
موسیٰ نہ بنے کوئی تو دیدار کرے کون

اے حسن تو کیا چیز ہے حیران ہے دنیا
دیوانہ کرے تو جسے ہشیار کرے کون

غرقاب پڑے کرنی اگر قوم کی کشتی
یہ کام بجز بازوئے احرار کرے کون

جس شاخ پہ بیٹھے ہیں اسے کاٹ رہے ہیں
ان عقل کے اندھوں کو خبردار کرے کون

تقدیر تو کچھ اور ہے تدبیر تری اور
تقدیر کے شہکار کو بے کار کرے کون

مومن کا تو ہو جاتا ہے دل عرشِ الٰہی
اب عرشِ خداوند کو مسمار کرے کون

تاثیر یہ اسلمتُ کولی میں بھری ہے
میں جانتا ہوں نار کو گلزار کرے کون

اٹھ احمدی سوتی ہوئی دنیا کو جگا دے
یا تو ہی بتا دے اسے بیدار کرے کون

آرام نہ کر آپ نہ کرنے دے کسی کو
یہ عشق تو اک آگ ہے انکار کرے کون

اپنے بھی ہوئے آج میرے خون کے پیاسے
منظور بھلا شکوۂ اغیار کرے کون

ڈاکٹر منظور احمدی منظور بھیروی قادیان

...ر رکھی گئی ہے۔ تعداد صرف تین ہزار چھپی ہے۔ احباب جلد منگالیں۔ پہلے آنیوالے آرڈروں کی تعمیل بہرحال مقدم سمجھی جائے گی۔ (ابو الفضل محمود۔ قادیان)

پیغام احمدیت جو دوستوں کے بار بار تقاضے پر نہایت خوبصورت طرز پر چھپ آیا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت ۱ تھی مگر اب صرف ۲ روپے فی سینکڑہ ۵ خ ۱ آنہ

شہریار دکن کے خلاف احرار کا جوش عناد

بخاری اور لدھیانوی کی طرف سے دولت آصفیہ کو چیلنج

"زمیندار" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لدھیانہ میں تقریر کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے حضور نظام کی سلطنت کو چیلنج دیا کہ وہ سنبھل جائیں۔ دگرنہ مجلس احرار کو اپنی توجہ اس سلطنت کی طرف مرکوز کرنی پڑے گی۔

ہماری اپنی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مجلس احرار کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں دو تین ہزار آدمی جمع تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ "مسلمانو! سنا کیا ہوا؟ نواب حیدرآباد نے ظفر اللہ کو علی گڑھ یونیورسٹی کا "چانسلر" بنا دیا۔ اب ہمیں حیدرآباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانی ہے۔ بڑے مولوی صاحب (یعنی مولانا حبیب الرحمٰن نے) فرمایا۔ کہ میں اس نواب کو اعلیٰحضرت نہیں کہوں گا نہ پُرنور اور نہ نظام کہوں گا۔ اس کا نام لوں گا۔ چنانچہ آپ نام ہی لیتے گئے۔ دونوں حضرات نے ریاست حیدرآباد کے خلاف بہت زہر اگلا"۔

اگر یہ دونوں رپورٹیں درست ہیں۔ اور بظاہر ان کی درستی میں شبہ کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ تو کونسا دردمند عاقبت اندیش اور مصالح ملت سے آشنا مسلمان اس مخالفانہ جوش و خروش۔ اس معاندانہ انداز کلام اور ان شر انگیز خیالات و افکار پر انتہائی رنج و قلق کا اظہار نہ کرے گا۔ یہ درست ہے کہ چودھری سر ظفر اللہ خان۔ اعلیٰحضرت حضور نظام کی چانسلری کے زمانے میں مسلم یونیورسٹی کے "چانسلر" نہیں۔ بلکہ یونیورسٹی کورٹ کے ممبر بنے۔ اور احرار کو یا بعض دوسرے افراد کو اس سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ وہ اختلاف اصولاً درست ہو یا نادرست ہو لیکن اسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ مگر خدارا یہ تو بتایا جائے۔ کہ کیا اس کی بناء پر اعلیٰحضرت حضور نظام کو یا ان کی سلطنت ابد مدت کو چیلنج دینا۔ یا ان کی ذات بابرکات کے خلاف تحقیر آمیز اور شرمناک انداز بیان اختیار کرنا کسی بناء پر بھی جائز تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ کیا اعلیٰحضرت حضور نظام کی تمام دینی اسلامی اور ملکی خدمات عظیمہ و جلیلہ کو یکقلم فراموش کر کے وہ طرز گفتگو اختیار کرنا جو حسب رپورٹ بالا رپورٹوں کے مطابق لدھیانہ کے ایک جلسے میں اختیار کیا گیا۔ کسی نقطہ نگاہ سے بھی اسلام کے مسلک عدل پر پورا اتر سکتا ہے؟ ہمیں حد درجہ رنج و افسوس ہے۔ کہ جماعت احرار کے افراد قریباً ہر معاملہ میں حد اعتدال سے تجاوز اختیار کر رہے ہیں۔ وہ "قادیانیت" کی مخالفت میں جو چاہیں کریں۔ اور جو چاہیں کہیں۔ وہ اسے اسلام کی جتنی بڑی خدمت قرار دینا چاہیں۔ قرار دیں۔ لیکن کیا اس کی بناء پر اہم اسلامی اداروں یا ہندوستان کی مایۂ ناز اسلامی سلطنت اور مایۂ ناز مسلم تاجدار کے خلاف بازاری اور سوقیانہ انداز میں زبان درازی قابل برداشت سمجھی جا سکتی ہے؟ کیا یہ اعلیٰحضرت حضور نظام ہی کی ذات بابرکات نہیں۔ جس کی دریا نوالی۔ دیوبند ندوہ۔ علی گڑھ اسلامیہ کالج اور صدہا دوسرے اسلامی اداروں کے لئے زندگی کا سب سے بڑا سرچشمہ بنی رہی ہے۔ اور اس وقت تک ہے؟ کیا یہ اعلیٰحضرت حضور نظام ہی کی ذات برکات نہیں۔ جس کی علم نوازی اور اسلام پروری کی بدولت سینکڑوں علماء وسائل معاش کی طرف سے فارغ البال ہیں۔ اور ان میں سے اکثر علماء ان لوگوں کے خاص ممدوح اور خاص مطاع ہیں جنہوں نے لدھیانہ کے ایک جلسے میں اعلیٰحضرت کے خلاف لغو و ناشائستہ انداز گفتار اختیار کیا؟ کیا یہ اعلیٰحضرت حضور نظام ہی کی ذات بابرکات نہیں۔ جس نے ہندوستان میں ملکی حکمرانی کا بہترین مرقع پیش کیا۔ جس کی مملکت میں تمام فرقے انسانی مواخات کی قابل فخر مثال ہیں۔ جس کے طرز حکومت میں فرقوں کا امتیاز کلیتہً ناپید ہے۔ اور جس نے ربع صدی میں حیدرآباد کی سلطنت کو بہ اعتبار ترقیات اوج ثریا پر پہونچا دیا۔ اور رعایا پر ایک حبہ کا بھی زائد بوجھ نہ ڈالا بلکہ ہر ضروری موقع پر رعایا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مراعات کا سلوک روا رکھا؟ کیا یہ اعلیٰحضرت حضور نظام ہی کی ذات بابرکات نہیں۔ جس پر ہر حلقہ بجا فخر و ناز کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر ملکی خدمت کا صحیح جذبہ اور صحیح عزم موجود ہو۔ تو رعایا کے لئے زیادہ سے زیادہ ترقیات کا اور اس کی ضروریات کی بہتر سے بہتر تکمیل کا بندوبست کیا جا سکتا ہے؟ اگر بالفرض سر ظفر اللہ خان کو یونیورسٹی کورٹ کی ممبری میں داخل کرنا غیر مناسب بھی قرار دے لیا جائے۔ تو کیا اس ایک فعل کی بناء پر جس کے حق میں کئی محکم وجوہ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اعلیٰحضرت حضور نظام کی صدہا محکم، علم پرور، ملت نواز اور وطن دوست خدمات جلیلہ و عظیمہ کو محو کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی ذات بابرکات کے خلاف وہ شرمناک انداز بیان اختیار کیا جا سکتا ہے جو ہماری اطلاعات کے مطابق سید عطاء اللہ صاحب بخاری نے اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے لدھیانہ میں اختیار کیا؟ قادیانیت کا استیصال اسلام کی بہت بڑی خدمت سہی لیکن کیا اس خدمت کے سلسلے میں اسلامی اداروں اور اسلامی سلطنتوں کی عزت۔ حرمت۔ ترقی اور استحکام کے مصالح کی طرف سے آنکھیں بند کر کے ان کی مخالفت پر تُل جانا بھی اسلام کی خدمت ہے؟ قرآن کا حکم تو یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو کسی قوم کی مخالفت کے جوش میں عدل اور توازن سے منحرف نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن احرار کا شیوہ یہ ہے۔ کہ انہیں قادیانیت کی مخالفت کے جوش میں نہایت اہم مسلم اداروں اور حد درجہ واجب الاحترام اسلامی شخصیتوں اور اسلامی سلطنتوں کے خلاف صف آرا ہونے میں بھی تامل نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ سلسلہ کہاں پہونچ کر ختم ہو گا۔ اور اس کا انجام کیا ہو گا۔ (انقلاب ۹ اپریل)

بورڈنگ تحریک جدید کے متعلق احباب سے ضروری گزارش

یہ بورڈنگ گزشتہ سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سرپرستی میں جاری کیا گیا تھا۔ اس میں حضور کے منشاء کے مطابق جماعت کے مخلصین نے اپنے پیارے بچوں کو داخل کرایا۔ اور تعلیم و تربیت کے معاملہ میں انکو کلی طور پر حضور کے سپرد کر دیا۔

اس بورڈنگ میں دینی تعلیم کے علاوہ دنیوی تعلیم بھی بچوں کو دی جاتی ہے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعتوں کیلئے لڑکے داخل کئے جاتے ہیں۔ بچوں کو کڑی نگرانی میں رکھکر انکے اخلاق و عادات کی درستی کی جاتی ہے۔ اس لئے اس مبارک وقت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور اپنے بچوں کو جلد از جلد بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کیا جائے۔ صرف تین شرائط ہیں جنکی پابندی لازمی ہے:۔ ۱۔ بچے کے ماہواری اخراجات ماہ بماہ ادا کئے جائیں (۲) بچے کی تربیت کے معاملہ میں والدین کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید سے کسی معاملہ میں خط و کتابت کریں۔ ہاں اس معاملہ میں دفتر تحریک جدید سے یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت ہو سکتی ہے۔ (۳) اگر کسی موقعہ پر بچے کے واسطے کوئی تعزیر تجویز کی جائیگی تو اس میں بھی والدین کو دخل دینے کا کوئی حق نہ ہو گا۔ اپریل سے چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے زیادہ تاخیر درست نہیں۔ (خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان)

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزیاں

مزنگ میں احرار کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی

۳۰ مارچ مزنگ میں ایک جلسہ عام زیر اہتمام مجلس احرار چودھری افضل حق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اگرچہ جلسہ کی غرض وغایت یہ بتلائی گئی تھی۔ کہ مزنگ میں ٹھیکہ شراب کی منظوری کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جائیگا۔ لیکن یہاں بھی احراری فطرت اپنی کمینگی اور خبث باطن کا مظاہرہ کئے بغیر نہ رہ سکی یعنی جماعت احمدیہ کے خلاف اتنا گند اچھالا گیا۔ کہ الامان۔ مولوی عبدالغفار غزنوی کی تقریر خاص طور پر اشتعال انگیز تھی۔ اس نے جماعت احمدیہ کو جی بھر کر گالیاں دیں اور کہا۔ کہ اگر اسلامی حکومت ہوتی۔ تو مرزائیوں کی بوٹیاں کتوں سے نچوائی جاتیں حاضرین کو بائیکاٹ وتشدد پر اُبھارا۔ اور احمدیوں کے بائیکاٹ کی تلقین کی گئی۔ جانباز اور عبدالرحیم جوہر نے منافرت انگیز نظمیں پڑھیں ہم حیران ہیں۔ کہ حکومت نے ان دریدہ دہنوں کو اس طرح بے لگام کیوں چھوڑ رکھا ہے۔ احراری مزنگ میں اس قسم کے متعدد جلسے کر چکے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی پوچھتا تک نہیں۔ کہ ایں شورہ پشتی چہ معنی دارد ہزاروں جاہل لوگوں کے اجتماع میں ایسی زہریلی تقریروں کا جو اثر ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ چنانچہ مزنگ کی فضا بہت مکدر ہو چکی ہے۔ حالات کے نازک صورت اختیار کر لینے کا زبردست اندیشہ ہے ایسی صورت میں حکومت تمام نتائج کی ذمہ وار ہوگی۔ (نامہ نگار)

موضع بگول ضلع گورداسپور کے احراری نمبرداروں کی سینہ زوری

فضل حسین اور جلال خاں نمبرداروں نے عرصہ ہوا کہ قریب ہوا۔ ایک سید دلاور شاہ سکنہ سانیال کی بیعت کی۔ جس نے جلال خاں کے مکان پر پانچ چھ یوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بہت گندے الفاظ استعمال کر کے احمدیوں کی دل آزاری کی۔ اور انہی ایام میں فضل حسین نمبردار نے اسمٰعیل خاں نمبردار احمدی کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور حملہ کر کے زدوکوب کرنا چاہا۔ مگر چند اصحاب نے جمع ہو کر روک دیا۔ ان حالات کی جب حکام کو اطلاع دی گئی۔ تو سب انسپکٹر صاحب نے راضی نامہ کروا دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ آئندہ کوئی فریق مکانوں پر جمع ہو کر تقریر نہ کرے۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد فضل حسین نے پہلے پیر کی بیعت چھوڑ کر دوسرے پیر محمد ایوب پٹھان سکنہ بھیکو چک ضلع گورداسپور کی بیعت کر لی۔ اور احمدیوں کے خلاف پہلے سے بھی زیادہ شرارت شروع کر دی اور میرے خلاف یہ جھوٹی رپورٹ کر دی۔ کہ مالیہ دینے سے انکاری ہے۔ حالانکہ معاملہ سرکاری ہمیشہ جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں سے پہلے ادا کرتے ہیں پھر ان دونوں نمبرداروں نے جماعت احمدیہ کا پانی بھرنے سے ماشکی کو روک دیا۔ نیز تحصیلدار صاحب کی عدالت میں میرے خلاف فوجداری دعویٰ کر دیا اس پر عدالت سے وارنٹ نکلے جو تھانہ سے سپاہی کے کہنے پر میں نے دوصد کا مچلکہ اور دوصد روپیہ کی ضمانت تحریر کر دی۔ جب میں عدالت میں پیش ہوا تو جناب تحصیلدار صاحب نے گواہ ایک بعد میں میرے بیان لئے اور اسی تاریخ مقدمہ خارج کر دیا۔ اس کے بعد فضل حسین نمبردار نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت میں ایک درخواست ہمارے خاندان کے دس احمدیوں

احرار کا سر اور مسلمانوں کا ڈنڈا

حسب ذیل نظم معاصر "سیاست" ۸ اپریل میں "ابوالاحرار علامہ نقاش کے بہار آفرین قلم سے" شائع ہوئی ہے۔ نقاش کو کوئی اور جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ لیکن احرار ضرور جانتے ہیں۔ چنانچہ ان کا ترجمان "مجاہد" اسی نظم کے سلسلہ میں نقاش کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے "یہ بتلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ علامہ نقاش کون ہیں کیونکہ علامہ نقاش سے ساری دنیا واقف ہے"۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ دنیا مولوی ظفر علی صاحب کو نقاش سمجھتی ہے اگر "مجاہد" کا اشارہ بھی انہی کی طرف ہو۔ تو خیر۔ ورنہ اسے بتا دینا چاہئے۔ کہ اس کے نزدیک دُنیا کسے نقاش خیال کرتی ہے۔ بہرحال نظم حسب ذیل ہے:۔

نیلی پوشوں کا زمانہ میں اڑیگا پرچم / سرنگوں مجلس احرار کا جھنڈا ہوگا

نکل آئینگے کھٹکتے ہی ہزاروں سیمرغ / مہر کے پاس نئی وضع کا "انڈا" ہوگا

کفر کی گرمیٔ محفل کا خدا حافظ ہے / حشر تک جوش نہ اسلام کا ٹھنڈا ہوگا

سرِ احرار کو جب توڑنے ہم نکلیں گے / ہاتھ میں مولوی اسحاق کا ڈنڈا ہوگا

مُولیاں بیچینگے منڈی میں حبیب الرحمٰن / اور ادھر مہر کا بازار میں "انڈا" ہوگا

اس طرف نعرۂ تکبیر کی ہوگی للکار / اس طرف پیر علی پور کا گنڈا ہوگا

نہ دلائی اگر انگریز نے مسجد ہم کو / پھر وہی ہونگے ہم اور پھر وہی لنڈا ہوگا

وصیتیں

نمبر ۵۳۱۴ ۔ منکہ اللہ دتا ولد دریلا گھنا قوم جٹی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۴۶ سال تاریخ بیعت اندازاً ماہ اکتوبر ۱۹۱۵ء ساکن شیخ پور ڈاک خانہ ملتان چھاؤنی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت تک میرے دو غیر احمدی بھائیوں کے ساتھ بصورت زرعی اراضی مشترک ہے یہ کل جائداد ایک سو چودہ بیگہ قسم چاہی نہری واقعہ رقبہ شیخ پور تحصیل ملتان ہے۔ اس کے تیسرے حصہ اڑتیس بیگہ قیمتی اندازاً بلحاظ موجودہ نرخ مبلغ دو ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بصورت ملازمت ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ حصہ آمد ماہ بماہ تنخواہ ملنے پر ادا کرتا رہوں گا۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے وقت مندرجہ الصدر جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں موجودہ جائداد یا آئندہ جو مجھے حاصل ہو۔ اس کی یا اس کے جزو کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں کر دوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ حصہ میں ادا شدہ متصور ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دیتا ہوں۔ اور میرے ورثاء کو بھی اس وصیت کی پابندی کرنی لازمی ہے۔

العبد:۔ اللہ دتہ احمدی شتر سوار محکمہ نہر ڈیرہ جات سرکل ملتان۔ گواہ شد محمد حیات خان احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مہر عاشق محمد سپیشل قانون گو کچہری ملتان بقلم خود

نمبر ۵۱۶۲ ۔ منکہ طالع بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین قوم جٹ گل پیشہ کاشتکاری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن گلا نوالی ڈاک خانہ نتھو بہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد چار سو روپیہ۔ زیور نقرئی تخمیناً ۲۵ روپیہ مبلغ ۳۲ روپے حق مہر بذمہ شوہر کل نقد ...

چہرہ اور جسم کے بدنما سیاہ داغوں کو دُور کرنے گورے اور خوبصورت بنانیکی حیرت انگیز ایجاد

حُسنِ یوسف رجسٹرڈ

سوپ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہیئر آئل قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱)

کریم فی شیشی دو روپیہ (۲)

یہ پُر اثر دوائی بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے اس سے

ہر سیاہ فام اور سانولا انسان چند دنوں میں یوسف ثانی بن جائیگا میرا پُر زور دعویٰ ہے کہ میری دوائی حسنِ یوسف رجسٹرڈ سے سیرت نہیں تو صورت بدل جائیگی آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں

بال بنفرطینہ عمر بھر نہیں اُگتے!

لو آج پیش کش ہے یہ ایجاد کام کی، نہ حاجت نہ استرے کی ہے نہ منت حجام کی

یہ ایک قسم کا روغن ہے جو بغیر کسی قسم کی ذرہ بھر تکلیف کے نازک جگہ کے بال ہمیشہ کیلئے اُگنے بند کر دیتا ہے اور پھر تازندگی دوبارہ بال اس جگہ نہیں اُگتے اور جلد کو ملائم کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۸)

ملنے کا پتہ: ہیڈ آفس حسن یوسف رجسٹرڈ لاہور (پنجاب)

۳/۲

ساڑھے تین آنہ گز قیمتی ریشمی کپڑا برائے قمیص۔ جمپر۔ عرض ۱۲ اگرہ ..اگر بکا نقصان ہوتا ہے۔ نمونے کا نقصان ۹ گز والا اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے۔ کہ نقصان ملنے پر کم از کم پانچ دوکانداروں کو دکھلا دیں کہ یہ کپڑا ۳ آنہ گز منگایا ہے تاکہ وہ دیکھ کر ..گز کے نقصان کا آرڈر بھیج دیں ۹ گز پر محصولڈاک ۸ علیحدہ خرچ ہونگے۔ ..گز پر محصولڈاک معاف ہوگا۔ المشتہر: مینیجر بمبئی قیمتی سٹور ۹۲ لودیانہ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کرا لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سُرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ع۲ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

تپ دق

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری سٹیج میں کسی حال میں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

نئے طریقہ علاج سے صحت

کندن

اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

اگر آپ

اپنے کمروں کی زینت کے لئے خوشنما چکوں۔ نئی خوشبودار خس کی ٹٹیوں اور دیگر سامان ارزاں قیمت پر حاصل کرنا چاہیں۔ تو رفیق چک ہاؤس لاہور کی خدمات حاصل کیجئے ہم ریلوے گورنمنٹ کے دفاتر سرکاری حکام کے مکانوں میں سپلائی کیا کرتے ہیں اور حسن کارکردگی کے صلہ میں کئی سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں کارخانہ کا پتہ رفیق چک ہاؤس شیش محل روڈ بھاٹی گیٹ لاہور۔ پرائس لسٹ مفت طلب فرمائیں۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

رفیق چک ہاؤس لوہاری گیٹ لاہور

مژدۂ جانفزاء

ہم نے ہندوستان کی تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنیکے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کیلئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل سبحان جہاں ہیئر آئل رجسٹرڈ استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱۰

ملنے کا پتہ: ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

وصیت نمبر ۴۳۱

منکہ خورشید بیگم زوجہ ملک عزیز احمد صاحب قوم اوان عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایکہزار روپیہ۔ زیورات مالیتی دو ہزار روپیہ

العبد:۔ خورشید بیگم زوجہ ملک عزیز احمد ۵/۱/۳۵

الحمد للہ کتاب
محمد خاتم النبیین ؐ
شائع ہوگئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہٖ وسلم کی عظمت و شان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ولسٹی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز پر شائع ہوئی ہے قیمت بجلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر ۶ر اور ۸ر ؎

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ **درود شریف** جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ رعایتی طور پر صرف ۲ر کو اور

رسالہ **تبدیلئے عقائد مولوی محمد علی صاحب** معہ جواب الجواب مکمل جو ۴۴ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ر کو اور مجلد ۶ر کو ؎

نیز **نقشہ آبادی قادیان** کاغذ قسم اعلےٰ ۱۲ر اور قسم دوم ۸ر اور قسم سوم ۶ر کو ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بکڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

—— قادیان ——

"دانت نکلوانا بھی ایک عذاب ہی ہے"

—— (کلام مسیح موعود) ——

مذکورہ بالا کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ جو الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک عام مقولہ سُنا جاتا ہے۔ کہ "علاج دنداں اخراج دنداں" حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی مقولہ نامعقول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا کلام فرمایا ہے۔ میرے خیال میں "عذاب" دو طرح سے ہے۔ ایک تو نکلواتے وقت کا عذاب۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی قدرتی نعمت سے محروم ہو کر بقیہ زندگی کا بسر کرنا یہ بڑا عذاب ہے۔

"الفضل" ۲۰ر جولائی ۳۵ء کے صفحہ پر میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سُرخی "ھو الشافی" ہے اس میں میں نے دانتوں اور مسوڑوں کے "دو مرضوں" کا ذکر کیا ہے یعنی "پائی اوریا" اور "دانتوں کا کیڑا" اور انکے علاج کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر در اصل یہ علاج دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کیلئے ایک مکمل علاج ہے اس فقرہ میں کوئی مبالغہ نہیں۔ درد دانت۔ کیڑا دانت۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کا میلا اور بدرنگ رہنا۔ مسوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا۔ زخمی ہو جانا۔ مسوڑوں کا گوشت کم ہوتے جانا۔ پیپ پڑ جانا۔ خون بہنا۔ سوڑوں سے بدبو آنا۔ پس ان تمام امراض کے لئے یہ علاج اکسیر ہے۔ اس علاج سے دانت ان امراض سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ نیز سفید آبدار رہتے ہیں یہ دو دوائیں ہیں۔ جو اکٹھی استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک سفید پوڈر ہے اور ایک روغن ہے۔ پہلے پوڈر سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ بعد میں مسوڑوں پر روغن لگایا جاتا ہے طریقہ استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ پوڈر سفید پائی اوریا دو چھٹانک قیمت ایک روپیہ۔ روغن سفید پائی اوریا ایک چھٹانک قیمت ایک روپیہ ؎

نوٹ:۔ اس علاج کے سارٹیفیکیٹ ہمارے پاس بہت ہیں مگر یہاں انکو درج کرنیکی گنجائش نہیں ہے ؎

نوٹ:۔ اگر صرف خط و کتابت اور دریافت وغیرہ ہی کرنی ہو۔ تو ۱ر کا ٹکٹ ارسال کرنا چاہیئے ؎

حکیم مولوی نظام الدین۔ ممتاز الاطباء۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

الطبیب لاہور

ارضِ ہند کا یہ مشہور مصور طبی رسالہ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب ایچ۔ پی۔ ایل ایل سابق مدیر الحکیم ہر ماہ نہایت آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ حفظِ صحت۔ تاریخ طب و اطباء۔ تذکرہ عقاقیر۔ علم الادویہ۔ کشتہ سازی۔ الامراض والعلاج غرض علم و فنِ طب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق اس پرچے میں نہایت بلند پایہ اور محققانہ مضامین نہ چھپتے ہوں پھر طرزِ تحریر ایسی شستہ اور زبان ایسی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ کہ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ماہرینِ فن اور دیگر اصحاب علم کی متفقہ رائے ہے۔ کہ "الطبیب" لاہور سرزمین ہند کا بہترین طبی پرچہ ہے ؎

دیگر مضامین کے علاوہ اس میں مشاہیر فن کے مجرب نسخہ جات بھی شائع ہوتے ہیں مریضوں کی سہولت کے لئے اس میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ رسالہ کے اوراق دستی اور عکسی تصاویر سے بھی مزین ہوتے ہیں۔

غرض یہ رسالہ قدیم و جدید معلومات کا ایک بیش بہا گنجینہ اور صدری نسخہ جات اور اسراری مجربات کا ایک گرانقدر خزینہ ہے۔

چندہ بھی ان خوبیوں کے باوجود بہت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ ہے۔

کوئی پڑھا لکھا آدمی اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ نمونے کا پرچہ حتی الامکان مفت ؎

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ الطبیب برکت علی خان روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

فسادِ خون کے نتائج سے محفوظ رہنے کے استعمال کا موسم آگیا ہے ؎

ڈاکٹر رشی لیباریٹری کا حیرت انگیز کرشمہ

رشی سارسپریلا یعنی جوہر عشبہ

جو کہ خون صاف کرنیکے حق میں بے حد مفید اور طلسمی اثر رکھتا ہے اسکے استعمال سے جسم کی تمام بیماریاں مثلاً پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ گنٹھیا۔ وجع المفاصل۔ ناسور۔ داد۔ خنازیر وغیرہ چند دنوں میں بالکل کافور ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ دل کا دھڑکنا۔ سانس پھول جانا۔ بھوک کا کم ہونا۔ قبض ہونا بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اندرونی غلاظتوں گندی رطوبتوں اور زہریلے مواد کو خارج کرتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک جیسے موذی امراض کے دفیعہ میں خاص اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے بدن کندن ہو جاتا ہے اور چہرہ کے داغ چھائیاں۔ کیل وغیرہ دور کر کے چہرہ کی رنگت مانند گلاب نکھر آتی ہے ہندوستان کی آب و ہوا کے مطابق تیار کیا جاتا ہے خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کیلئے مفید ثابت ہوا ہے۔ عرصہ دس سال سے لوگ اسکی تعریف کر رہے ہیں باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ فی درجن ۱۵ روپے فہرست مفت طلب کریں

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے [illegible]

درجن کے آرڈر پر ½ رقم پیشگی آنے پر ڈاک خرچ معاف

واحد تقسیم کنندگان

فاروقی دواخانہ فاروق گنج بیرون دروازہ شیرانوالہ لاہور

بمبئی ۸ اپریل۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس کو ساحل بمبئی پر جہاز سے اترتے ہی ریگولیشن نمبر ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں عارضی طور پر آرتھر روڈ جیل میں رکھا گیا ہے مسٹر بوس کی ملاقات کے لئے لوگوں کا ایک جم غفیر ساحل پر جمع تھا۔ پولیس پارٹی بھی انتظار کر رہی تھی۔ جب جہاز ساحل سے لگا تو مسٹر سبھاش چندر بوس فوراً نہ اترے بلکہ سوا دس بجے تک تختہ جہاز پر ہی رہے اس اثنا میں پولیس ان کا انتظار کرتی رہی۔ لوگوں نے ساحل سے پھولوں کے ہار ان کی طرف پھینکے جو انہوں نے پہن لئے۔ اور ان لوگوں سے جنہیں وہ پہچانتے تھے باتیں کرتے رہے۔ آپ نے تلقین کی کہ ہمیشہ آزادی کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے پائے۔ جونہی وہ نیچے اترے۔ ڈپٹی کمشنر سی آئی ڈی نے وارنٹ دکھا کر انہیں گرفتار کر لیا اور موٹر میں بٹھا کر لے گئے۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ اسمبلی کے لابی کے حلقوں میں مسٹر بوس کی گرفتاری پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۸ اپریل معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ افسروں کے نام خفیہ سرکلر ارسال کیا ہے کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریروں کو اچھی طرح جانچیں اور خاص ایکشن کے لئے تیار رہیں خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال کوان کے صدارتی ایڈریس یا کسی اور تقریر کی بنا پر قانون کی حد سے ذرا بھی باہر ہوگی کانگرس کے اجلاس کے فوراً بعد گرفتار کر لیا جائیگا

لکھنؤ ۸ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کانگرس کا اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوا کرے۔

لنڈن ۷ اپریل۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا کہ ملک معظم کی گورنمنٹ کو ابھی تک سرکاری طور پر یہ اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ گورنمنٹ ہند معاہدہ اوٹاوہ کو منسوخ کرنا چاہتی ہے اگر اس خواہش کا اظہار کیا گیا تو غیر ملکی ایسی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ذخیرہ پر ڈیوٹی لگانے اور اس قسم کے دیگر سوالات پر غور کیا جائے گا۔

سلہٹ ۷ اپریل۔ پہاڑوں اور میدانوں میں پچھلے چند دنوں کی متواتر بارش کی وجہ سے دریائے سُرما میں بے وقت طغیانی آگئی ہے۔ اور عام سطح زمین سے پانی دو فٹ اونچا ہو گیا ہے۔ ابھی تک پانی چڑھ رہا ہے بعض مقامات میں ژالہ باری بھی ہوئی ہے کھیتیاں تباہ ہو گئی ہیں۔

پورٹ سعید ۸ اپریل۔ ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو کی آمد پر برطانوی اور مصری افسران نے ان کا استقبال کیا اور مقامی انڈین ایسوسی ایشن کے ممبروں نے ان کو ہار پہنائے۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کوئٹہ کی صفائی زور شور سے ہو رہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ کھدائی کے دوران میں ۵۵ لاشیں برآمد ہوئیں۔ کھدائی کے دوران میں اب تک ۳۳۱۰ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں پراونشل ریلیف کمیٹی کا خیال ہے کہ مزید پندرہ دن میں باقی کام ختم ہو جائے گا۔

استنبول ۷ اپریل۔ معاہدہ لوزان کی رو سے ترک درہ دانیال کا فوجی استحکام اور تحفظ نہیں کر سکتے تھے۔ مگر انگورہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ جمہوریہ ترکیہ کے ذمہ دار فوجی افسروں کا خیال ہے کہ درہ دانیال کی حفاظت کا مسئلہ ترکی کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے چنانچہ دانیال کے درہ کی حفاظت کے لئے تمام تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی کے حکام اعلیٰ کی زبردست خواہش ہے کہ جہاں تک ہو سکے عہد ناموں کا احترام کیا جائے۔ مگر درہ دانیال کے متعلق جس قدر معاہدات ہو چکے ہیں ان میں ترمیم کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

واشنگٹن ۸ اپریل بیسیکا (امریکہ)

ہو سخت طوفان باد آیا ہے۔ جس کے باعث پانچ صد آدمی ہلاک اور سترہ سو آدمی شدید مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں سے چار سو انتیس آدمیوں کی لاشیں مل گئی ہیں۔

میڈرڈ ۷ اپریل۔ ہسپانیہ کے صدر کے خلاف پارلیمنٹ نے عدم اعتماد کی قرارداد منظور کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ انہوں نے دوسری پارلیمنٹ کو معطل کر کے ملک کے مفاد کو نقصان پہنچایا۔ ۸ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ پارلیمنٹ نے ان کی بجائے سانیور مارٹینز بارلو کو جمہوریہ کا صدر منتخب کر لیا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ حکومت سعودیہ اور حکومت عراق کے درمیان جو اتحاد کا معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر امام یمن نے بھی دستخط کرنے منظور کر لئے ہیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ اسمبلی کے ارکان کے رخصتانہ آج لارڈ ولنگڈن نے الوداعی تقریر کی اور کہا۔ میں اپنی عمر کا وہ حصہ جو ہندوستان میں گذرا ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ اس عرصہ میں جن راحتوں۔ کامرانیوں اور کامیابیوں کا سامنا ہوا۔ انہیں بھی کبھی فراموش نہ کر سکونگا

عدیس ابابا ۸ اپریل۔ شاہ حبش نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں تمام باشندگان حبش سے آزادی وطن کے تحفظ کے لئے فوج میں داخل ہونے کی اپیل کی گئی ہے۔

جنیوا ۸ اپریل۔ آج صبح لیگ کے تیرہ ممبروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے ابی سینیا میں زہریلی گیس کے استعمال پر اعتراض کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ۱۹۲۶ء کے کنونشن کے رو سے جنگ میں زہریلی گیس کے استعمال کی سخت ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور اس پر اٹلی اور ابی سینیا دونوں نے دستخط کئے تھے۔ مسٹر ایڈن

نے مزید کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ دونوں ممالک مخاصمت چھوڑ کر صلح کر لیں۔

بمبئی ۸ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے آپ کو منظم کریں اور اتحاد و اتفاق سے رہیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ کوئٹہ کی دوبارہ تعمیر میں جہاں تک ممکن ہوگا۔ ہندوستان کا تیار شدہ سامان استعمال کیا جائے گا۔ بشرطیکہ قیمتیں بہت زیادہ نہ ہوں۔۔ مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کے جواب میں سر جی ایس باجپائی نے کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے زنجبار میں مقیم ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک افسر مقرر کر دیا ہے

نئی دہلی ۷ اپریل۔ گورنمنٹ ہند کا ایک غیر معمولی گزٹ مظہر ہے کہ رائٹ آنریبل مارکوئیس آف لنلتھگو ۱۸ اپریل ساڑھے پانچ بجے دہلی پہنچیں گے۔ ریلوے سٹیشن پر چیف کمشنر دہلی۔ انڈیپنڈنٹ بریگیڈ ایریا۔ ڈپٹی کمشنر دہلی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کا خیر مقدم کریں گے۔ جونہی لارڈ لنلتھگو گاڑی سے اتریں گے انہیں اکتیس توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ نئی دہلی ریلوے سٹیشن کے باہر ان کے اعزاز میں گارڈ آف آنر دیا جائیگا ... [illegible] ... اتی شان اور مہندو متعلق فوج کے پیدل دستہ کے ہمراہ وائسریگل لاج میں تشریف لے جائیں گے

لاہور ۷ اپریل۔ جرمنی کے مشہور پہلوان "کریمر" نے جس نے گذشتہ ماہ میں گونگے پہلوان کو پچھاڑ دیا تھا۔ جیجی پہلوان کا چیلنج منظور کر کے اس کے ساتھ ۱۹ اپریل منٹو پارک میں کشتی لڑنی منظور کر لی ہے۔ اس دن پنجاب کے نامی پہلوانوں کے بیس جوڑ اور بھی ہونگے

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
نائب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

فرماتے ہیں کہ :-

"مولوی محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان نے ایک سلسلہ کتب شائع کیا ہے۔ یہ کتب مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل کی تصنیف کردہ ہیں۔ اس سے قبل ہماری جماعت میں اس نوعیت کی کتب شائع نہیں ہوئیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ کتب نہ صرف بچوں کے لئے مفید ثابت ہونگی۔ بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی ان سے مستفید ہو سکیں گے۔ اس سلسلہ کتب میں اسلامی مسائل کے علاوہ اسلامی تاریخ بھی شامل ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خصوصی مسائل بھی ساتھ ساتھ بیان کئے گئے ہیں "